# فہم القرآن

# ترجمۂ قرآن مجید

## مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب و تدوین: لطف الرحمٰن خان

نظر ثانی: حافظ محمد زبیر

## سورۃ البقرۃ (مسلسل)

### آیت ۱۶۴

﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ
تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا
بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ
وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾﴾

**ل ی ل**

ثلاثی مجرد سے فعل استعمال نہیں ہوتا۔

لَیْلٌ (اسم جنس): رات۔ اس کی جمع لَیَالٍ اور واحد لَیْلَةٌ ہے۔ ﴿اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ﴿۱۰﴾﴾ (مریم) ''تیری نشانی ہے کہ تو کلام نہیں کرے گا لوگوں سے تین راتیں مکمل۔'' ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾﴾ (القدر) ''بیشک ہم نے نازل کیا اس کو قدر کی رات میں۔''

**ف ل ک**

فَلَكَ (ن) فَلْكًا: کسی چیز کا انڈے کی مانند گول ہونا' بیضوی ہونا۔

فُلْكٌ (اسم ذات): کشتی (کیونکہ یہ بیضوی ہوتی ہے)۔ یہ واحد اور جمع دونوں کے لیے آتا ہے۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

فَلَكٌ (اسم ذات): سیاروں کی گردش کرنے کا مقررہ راستہ' مدار (کیونکہ آسمان میں ہر گردش کرنے والی چیز کا مدار بیضوی ہے)۔ ﴿كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ﴾ (الانبیاء) ''سب کسی مدار میں تیرتے ہیں۔''

## ب ث ث

بَثَّ (ن) بَثًّا: کسی چیز کو منتشر کرنا' بکھیرنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

بَثٌّ (اسم ذات): پراگندگی (غم کی شدت کی وجہ سے)۔ ﴿اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ﴾ (یوسف:۸۶) ''میں تو بس بیان کرتا ہوں اپنی پراگندگی اور اپنا غم اللہ سے۔''

مَبْثُوْثٌ (اسم المفعول): منتشر کیا ہوا' بکھیرا ہوا۔ ﴿يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ﴾ (القارعة) ''جس دن ہوں گے لوگ بکھیرے ہوئے پتنگوں کی مانند۔''

اِنْبَثَّ (انفعال) اِنْبِثَاثًا: کسی چیز کا منتشر ہونا' بکھر جانا۔

مُنْبَثٌّ (اسم الفاعل): منتشر ہونے والا' بکھرنے والا۔ ﴿فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْبَثًّا﴾ (الواقعة) ''پھر وہ ہو غبار بکھرنے والا ہوتے ہوئے۔''

## د ب ب

دَبَّ (ض) دَبًّا: زمین پر گھسٹ کر چلنا' رینگنا۔

دَابٌّ (فَاعِلٌ کے وزن پر): چلنے والا' رینگنے والا۔ لیکن یہ اسم جنس کے طور پر آتا ہے۔ اس کی جمع دَوَابٌّ اور دَابَّةٌ ہے۔ ﴿اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ﴾ (الانفال) ''بیشک زمین پر چلنے والے تمام جانداروں میں سے بدترین اللہ کے نزدیک وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔'' دَابَّةٌ کے لیے آیت زیرِ مطالعہ دیکھیں۔

## ص ر ف

صَرَفَ (ض) صَرْفًا: کسی کو کسی سے پھیر دینا' ہٹا دینا۔ ﴿سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ﴾ (الاعراف:۱۴۶) ''میں پھیر دوں گا اپنی نشانیوں سے ان لوگوں کو جو تکبر کرتے ہیں زمین میں۔''

اِصْرِفْ (فعل امر): تو پھیر دے ہٹادے۔ ﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ﴾ (الفرقان:٦٥) ''اے ہمارے ربّ! تو ہٹا دے ہم سے جہنم کے عذاب کو۔''

مَصْرِفٌ (اسم الظرف): پھیرنے کی جگہ۔ ﴿وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا﴾ (الکھف) ''اور وہ لوگ نہیں پائیں گے اس سے پھیرنے کی کوئی جگہ یعنی کوئی راستہ۔''

صَرَّفَ (تفعیل) تَصْرِيْفًا: کثرت سے پھیرنا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ زیادہ تر دو معنوں میں آتا ہے: (۱) کسی کو بار بار گھمانا۔ (۲) کسی بات کو بار بار بیان کرنا۔ ﴿كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ﴾ (الاعراف) ''اس طرح ہم بار بار بیان کرتے ہیں آیتوں کو ایسے لوگوں کے لیے جو شکر کرتے ہیں۔''

اِنْصَرَفَ (انفعال) اِنْصِرَافًا: کسی سے پھر جانا۔ ہٹ جانا۔ ﴿ثُمَّ انْصَرَفُوْا ۭ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ﴾ (التوبۃ:۱۲۷) ''پھر وہ لوگ پھر گئے تو اللہ نے پھیر دیا ان کے دلوں کو۔''

## س ح ب

سَحَبَ (ف) سَحْبًا: کسی کو گھسیٹنا۔ ﴿يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰي وُجُوْهِهِمْ ۭ﴾ (القمر:٤٨) ''جس دن وہ لوگ گھسیٹے جائیں گے آگ میں اپنے چہروں کے بل۔''

سَحَابٌ (اسم ذات): بادل (کیونکہ وہ آبی بخارات کو گھسیٹتا ہے)۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

## س خ ر

سَخَرَ (ف) سَخْرًا: کسی سے بلا معاوضہ یعنی اعزازی طور پر کام لینا۔ بیگار لینا۔

سَخِرَ (س) سَخَرًا: کسی سے مذاق کرنا۔ ﴿فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۭ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ﴾ (التوبۃ:۷۹) ''تو وہ لوگ مذاق کرتے ہیں ان سے۔ مذاق کیا اللہ نے ان سے۔''

سَاخِرٌ (اسم الفاعل): مذاق کرنے والا۔ ﴿وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ﴾ (الزمر) ''اور میں تھا مذاق کرنے والوں میں سے۔''

سِخْرِيٌّ (اسم نسبت): مذاق والا (جس سے مذاق کیا جائے)، مذاق کا نشانہ۔ ﴿فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا﴾ (المؤمنون:۱۱۰) ''پھر بنایا تم لوگوں نے ان کو مذاق کا نشانہ۔''

سُخْرِيٌّ (اسم نسبت): بیگار والا (جس سے بیگار لیا جائے)، دوسروں کے کام آنے والا۔ ﴿لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا﴾ (الزخرف:۳۲) ''تاکہ ان کا کوئی بنائے کسی کو کام

آنے والا۔'' یعنی ایک دوسرے کے کام آئیں۔

سَخَّرَ (تفعیل) تَسْخِیْرًا: کثرت سے بیگار لینا' کسی کو مطیع کرنا۔ ﴿وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ﴾ (ابرٰھیم:۳۲) ''اور اس نے مطیع کیا کشتی کو تاکہ وہ چلے سمندر میں اس کے حکم سے۔''

مُسَخَّرٌ (اسم المفعول): مطیع کیا ہوا۔ آیت زیر مطالعہ۔

اِسْتَسْخَرَ (استفعال) اِسْتِسْخَارًا: کسی کا مذاق اڑانا۔ ﴿وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝﴾ (الصّٰفّٰت) ''اور جب بھی وہ لوگ دیکھتے ہیں کوئی نشانی تو مذاق اڑاتے ہیں۔''

**ترکیب** : ''اِنَّ'' حرف مشبہ بالفعل ہے۔ ''فِيْ'' حرف جار۔ ''خَلْقِ'' مجرور ہے۔ ''السَّمٰوٰت'' مضاف الیہ ہے۔ ''واؤ'' عاطفہ اور ''الْاَرْضِ'' معطوف ہے۔ پھر ''واؤ'' عاطفہ اور ''اِخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ'' معطوف ہے۔ پھر ''واؤ'' عاطفہ ہے اور ''الْفُلْكِ'' معطوف ہے۔ ''الَّتِيْ'' اسم موصول ہے جو اپنے صلہ کے ساتھ مل کر ''الْفُلْكِ'' کی صفت بن رہا ہے اور حالتِ جر میں ہے۔ ''تَجْرِيْ'' فعل مضارع ''هِيَ'' ضمیر مستتر اس کا فاعل ہے۔ ''فِي الْبَحْرِ'' جار مجرور مل کر متعلق فعل ہو کر جملہ خبریہ ہوا۔ یہ جملہ خبریہ ''الَّتِيْ'' کا صلہ ہوا۔ موصول صلہ مل کر اپنے ماقبل کی صفت ہوا۔ ''بِ'' حرف جار ہے۔ ''مَا'' موصولہ ہے۔ ''يَنْفَعُ'' فعل مضارع ''هُوَ'' ضمیر مستتر اس کا فاعل ہے۔ ''النَّاسَ'' مفعول ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا۔ موصول اپنے صلہ کے ساتھ مل کر مجرور ہوا ''باء'' جارہ کے لیے۔ جار مجرور مل کر ''تَجْرِيْ'' فعل کے متعلق ہوا۔ ''واؤ'' عاطفہ ہے۔ ''مَا'' موصولہ ہے۔ ''اَنْزَلَ'' فعل ماضی' لفظ ''اللّٰه'' اس کا فاعل ہے۔ ''هٗ'' ضمیر محذوف ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے: ''وَمَا اَنْزَلَهٗ''۔ یہ جملہ صلہ بن رہا ہے ''مَا'' موصولہ کا۔ ''مِنْ'' جار ''السَّمَاءِ'' مجرور ہے۔ پھر ''مِنْ'' جار ''مَاءٍ'' مجرور ہے۔ ''فَا'' عاطفہ ہے جو سبب بیان کر رہی ہے۔ ''اَحْيَا'' فعل ماضی ہے ''هُوَ'' ضمیر مستتر اس کا فاعل ہے۔ ''بِ'' جارہ ''هٖ'' ضمیر مجرور متصل ہے۔ جار مجرور مل کر فعل ماضی کے متعلق ہوئے۔ ''الْاَرْضَ'' مفعول بہ ہے۔ ''بَعْدَ'' مضاف ظرف زمان ہے' اس لیے مفعول فیہ بن رہا ہے۔ ''مَوْتِهَا'' مضاف' مضاف الیہ ہے۔ ''واؤ'' عاطفہ ہے۔ ''بَثَّ'' فعل ماضی ہے۔ ''فِيْهَا'' جار مجرور مل کر متعلق فعل ہوا۔ ''مِنْ'' تبعیضیہ حرف جار اور ''كُلِّ'' مجرور مل کر متعلق

ہے مفعول ''بَثَّ'' کا جو محذوف ہے۔ ''دَآبَّۃٍ'' مضاف الیہ ہے۔

''واؤ'' عاطفہ ''تَصْرِیْفِ'' معطوف علیٰ ''السَّمَآءِ'' ہے۔ ''الرِّیَاحِ'' مضاف الیہ ''واؤ'' عاطفہ ''السَّحَابِ'' موصوف معطوف ہے۔ ''الْمُسَخَّرِ'' ماقبل کی صفت ہے۔ ''بَیْنَ'' ظرف مکان ہے جو کہ اسم مفعول ''الْمُسَخَّرِ'' کے متعلق ہے۔ ''السَّمَآءِ'' مضاف الیہ ہے۔ ''واؤ'' عاطفہ ''الْاَرْضِ'' معطوف ہے۔ ''لَاٰیٰتٍ'' میں ''لام'' لام تاکید اور ''اٰیَاتٍ'' اِنَّ کا اسم ہے جو کہ مؤخر ہے۔ ''لِقَوْمٍ'' میں ''لام'' حرف جار ''قَوْمٍ'' مجرور ہو کر متعلق ہوا ''آیَاتٍ'' کی صفت محذوف کے ساتھ۔ ''یَعْقِلُوْنَ'' فعل مضارع ہے۔ ''ھُمْ'' ضمیر مستتر اس کا فاعل ہے۔ فعل فاعل جملہ خبریہ ہو کر ''قَوْمٍ'' کی صفت ہوا۔

ترجمہ:

اِنَّ : بے شک

فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ : آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں

وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ : اور دن اور رات کے اختلاف میں

وَالْفُلْکِ الَّتِیْ : اور کشتی میں جو

تَجْرِیْ : چلتی ہے

فِی الْبَحْرِ : سمندر میں

بِمَا : اس کے ساتھ جو

یَنْفَعُ : فائدہ دیتا ہے

النَّاسَ : لوگوں کو

وَمَآ : اور اس میں جو

اَنْزَلَ : اُتارا

اللّٰہُ : اللہ نے

مِنَ السَّمَآءِ : آسمان سے

مِنْ مَّآءٍ : کچھ پانی میں سے

فَاَحْیَا : پھر اس نے زندہ کیا

بِہٖ : اس سے

الْاَرْضَ : زمین کو

بَعْدَ مَوْتِھَا : اس کی موت کے بعد

وَبَثَّ : اور اس نے پھیلایا

فِیْھَا : اس میں

مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ : تمام چلنے والے جانداروں میں سے

وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ : اور ہواؤں کے گھمانے میں

وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ : اور مطیع کیے ہوئے بادل میں

بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ : زمین اور آسمان کے درمیان

لَاٰیٰتٍ : یقیناً نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ : ایسے لوگوں کے لیے

يَّعْقِلُوْنَ: جو عقل سے کام لیتے ہیں

## آیت ۱۶۵

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾﴾

ح ب ب

حَبَّ (ض) حُبًّا: پسند کرنا' پیار کرنا' محبت کرنا۔

حَبَّ (ک) حِبًّا: پسندیدہ ہونا' پیارا ہونا' محبوب ہونا۔

اَحَبُّ ج اَحِبَّآءُ (افعل التفضیل): زیادہ پیارا۔ ﴿وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ﴾ (التوبة:۲۴) ''اور مکانات' تم لوگ راضی ہو جن سے' زیادہ پیارے ہیں تم کو۔'' ﴿نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ﴾ (المائدة:۱۸) ''ہم لوگ اللہ کے بیٹے ہیں اور اس کے زیادہ پیارے ہیں۔''

حُبٌّ (اسم ذات): پیار' محبت' آیت زیر مطالعہ۔

حَبٌّ واحد حَبَّةٌ (اسم جنس): دانہ۔ (کیونکہ یہ کسانوں کو بہت پیارا ہوتا ہے)۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ﴾ (الانعام:۹۵) ''بیشک اللہ دانے اور گٹھلی کا پھاڑنے والا ہے۔'' ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ﴾ (البقرة:۲۶۱) ''ان لوگوں کی مثال جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں ایک ایسے دانے کی مثال کی مانند ہے جو اگائے سات بالیں۔''

اَحَبَّ (افعال) اِحْبَابًا: پیار کرنا' محبت کرنا۔ (یہ مادہ باب ضَرَبَ اور باب افعال میں ہم معنی ہے' لیکن اس معنی میں قرآن مجید میں یہ صرف باب افعال سے آیا ہے)۔ ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ﴾ (القصص:۵۶) ''یقیناً آپؐ ہدایت نہیں دیتے اس کو جس کو آپؐ چاہیں اور لیکن (یعنی بلکہ) اللہ ہدایت دیتا ہے اس کو جس کو وہ چاہتا ہے۔''

حَبَّبَ (تفعیل) تَحْبِيْبًا: کسی کو کسی کے لیے پیارا بنا دینا۔ ﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ﴾ (الحجرات:۷) ''بلکہ اللہ نے پیارا بنایا تمہارے لیے ایمان کو۔''

اِسْتَحَبَّ (استفعال) اِسْتِحْبَابًا : کسی کو کسی پر ترجیح دینا' پسند کرنا۔ ﴿اَلَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ﴾ (ابرٰھیم:۳) ''وہ لوگ جو ترجیح دیتے ہیں دنیا کی زندگی کو آخرت پر۔''

**ترکیب** : ''واؤ'' استینافیہ۔ ''مِنْ'' حرف جار' ''النَّاسِ'' مجرور۔ جار و مجرور مل کر متعلق بخبر مقدم جو محذوف ہے۔ ''مَنْ'' اسم موصول مبتدأ مؤخر ہے۔ ''يَتَّخِذُ'' فعل مضارع ہے۔ ''هُوَ'' ضمیر مستتر فاعل ہے۔ ''مِنْ'' حرف جار' ''دُوْنِ'' مجرور' لفظ ''اللّٰهِ'' مضاف الیہ ہے۔ ''اَنْدَادًا'' مفعول بہ ہے۔ ''يُحِبُّوْنَهُمْ'' فعل مضارع' ''واؤ'' ضمیر بارز متصل اس کا فاعل ہے۔ ''هُمْ'' ضمیر مفعول ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر ''اَنْدَادًا'' کے لیے صفت بن رہا ہے۔ ''كَ'' جارہ ہے' ''حُبِّ'' مجرور ہے' لفظ ''اللّٰهِ'' مضاف الیہ ہے۔ ''واؤ'' استیناف کے لیے ہے۔ ''الَّذِيْنَ'' اسم موصول مبتدأ ہے۔ ''اٰمَنُوْا'' فعل ماضی ہے۔ ''واؤ'' ضمیر بارز متصل اس کا فاعل ہے۔ ''اَشَدُّ'' اس کی خبر ہے۔ ''حُبًّا'' تمیز ہے۔ ''لِلّٰهِ'' جار مجرور ہو کر متعلق تمیز ہوا۔ ''واؤ'' استیناف کا ہے۔ ''لَوْ'' حرف شرط غیر جازم ہے۔ ''يَرٰى'' فعل مضارع ''الَّذِيْنَ'' اسم موصول ''ظَلَمُوْا'' فعل با فاعل ہو کر صلہ ہوا۔ موصول صلہ مل کر فاعل ہوا ''يَرٰى'' کا۔ ''اِذْ'' حرف زمان ہے' محل نصب میں ہے اور ''حِيْنَ'' کے معنی میں ہے۔ ''يَرَوْنَ'' فعل مضارع بافاعل ہے' ''الْعَذَابَ'' اس کا مفعول ہے۔ یہ جملہ خبریہ ہو کر ''اِذْ'' کا مضاف الیہ ہوا۔ اور ''اِذْ'' اپنے مضاف الیہ کے ساتھ مل کر بتاویل مصدر ''يَرٰى'' کا مفعول فیہ ہوا۔ پورا جملہ ''اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ'' شرط ہے اور جواب شرط یہاں پر محذوف ہے اور وہ ''لَعَلِمُوْا'' ہے۔ ''اَنَّ'' حرف مشبہ بالفعل ہے۔ ''الْقُوَّةَ'' اسم ''اَنَّ'' ہے۔ ''لِلّٰهِ'' جار مجرور متعلق خبر محذوف ہے۔ ''جَمِيْعًا'' حال ہے۔ ''اَنَّ'' اپنے اسم و خبر محذوف کے ساتھ مل کر بتاویل مصدر مفعول ہوا۔ ''واؤ'' عاطفہ' ''اَنَّ'' حرف مشبہ بالفعل' لفظ ''اللّٰهَ'' اسم ''اَنَّ'' ہے۔ ''شَدِيْدُ الْعَذَابِ'' خبر ''اَنَّ'' ہے۔

ترجمہ:

وَمِنَ النَّاسِ : اور لوگوں میں وہ بھی ہیں    مَنْ : جو

يَتَّخِذُ : بناتے ہیں    مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ : اللہ کے علاوہ (کچھ) کو

| | |
|---|---|
| اَنْدَادًا : (اس کا) ہم پلہ | یُّحِبُّوْنَهُمْ : وہ لوگ محبت کرتے ہیں ان سے |
| كَحُبِّ اللّٰهِ : اللہ کی محبت کی مانند | وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا : اور جو لوگ ایمان لائے وہ |
| اَشَدُّ : زیادہ شدید ہیں | حُبًّا لِّلّٰهِ : اللہ کے لیے محبت کے لحاظ سے |
| وَلَوْ يَرَى : اور کاش تصور کریں | الَّذِيْنَ : وہ لوگ جنہوں نے |
| ظَلَمُوْا : ظلم کیا | اِذْ يَرَوْنَ : (اُس وقت کا) جب وہ لوگ دیکھیں گے |
| الْعَذَابَ : عذاب کو | اَنَّ الْقُوَّةَ : (اور دیکھیں گے) کہ ساری قوت |
| لِلّٰهِ : اللہ کے لیے ہے | جَمِيْعًا : سب کی سب |
| وَّاَنَّ اللّٰهَ : اور (دیکھیں گے) کہ اللہ | شَدِيْدُ الْعَذَابِ : عذاب کا شدید ہے |

نوٹ (۱) : دنیا کی امتحان گاہ میں بھیجنے سے پہلے انسان کو جو کچھ سکھایا یا پڑھایا جاتا ہے یعنی جو اس کی فطرت میں ودیعت کیا جاتا ہے اس میں اللہ کی محبت بھی شامل ہے۔ لیکن دنیا میں آنے کے بعد کچھ لوگ مادی ذرائع اور وسائل کو یعنی پیسے اور زندہ و مردہ ہستیوں کو ہی اپنا حاجت روا مشکل کشا اور اَن داتا فرض کر بیٹھتے ہیں تو محبت کا یہ جذبہ ان کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جو اس کا مذموم استعمال ہے۔ لیکن کبھی کبھی اللہ تعالیٰ کچھ کو تجربہ اور کچھ کو مشاہدہ کرا دیتا ہے۔ جب سارے آسرے وسیلے جواب دے دیتے ہیں اُمیدیں دم توڑ جاتی ہیں اس وقت جس طرح بلبلا کر انسان اللہ کو پکارتا ہے تو وہ درحقیقت اس کی فطرت کا مظہر ہے۔ جگر مرحوم کو پتا نہیں تجربہ ہوا تھا یا مشاہدہ لیکن اس کیفیت کو انہوں نے خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے کہ ؎

مل کے بھی جو کبھی نہیں ملتا
ٹوٹ کر دل اسی سے ملتا ہے

واضح رہے کہ مادی اسباب کے استعمال کی ممانعت نہیں ہے بلکہ تاکید ہے کیونکہ اللہ نے ہمارے لیے ان کو مسخر کیا ہے (۳۱:۲۰)۔ اور انہیں دنیا کی زندگی کا سامان بنایا ہے۔ (۲۸:۶۰)۔ ان میں عام انسان اور زندہ ہستیاں بھی شامل ہیں (۴۳:۳۲)۔ لیکن ان کو

استعمال کرتے وقت دو باتوں میں ہمارا امتحان ہے۔ اوّلاً یہ کہ حدود اللہ کے اندر رہتے ہوئے ان کو استعمال کرنا ہے۔ ثانیاً یہ کہ تکیہ اور بھروسہ یعنی توکل اسباب پر نہیں کرنا ہے' ورنہ پھر وہی ہوگا جس کی اس آیت میں نشاندہی کی گئی ہے۔ البتہ اگر مادی اسباب کو ذریعہ کے طور پر استعمال کیا جائے اور نتیجہ کے لیے توکل اللہ پر ہو تو پھر محسن سے محبت کے فطری جذبے کا رُخ محسنِ حقیقی ہی کی جانب رہتا ہے اور یہی مطلوب ہے۔ دیگر فوائد کے ساتھ اس کا ایک نقد فائدہ یہ ہے کہ انسان کی شخصیت اپنے داخلی خلفشار سے محفوظ و مامون رہتی ہے اور اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ کی جانب اس کا سفر جاری و ساری رہتا ہے۔

## آیت ۱۶۶

﴿اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾﴾

س ب ب

سَبَّ (ن) سَبًّا: (۱) رسّی کاٹنا' تعلقات کے بندھن کاٹنا۔ (۲) گالی دینا (کیونکہ اس سے تعلقات منقطع ہوتے ہیں)۔ ﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ﴾ (الانعام:۱۰۸) ''اور تم لوگ گالی مت دو ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اللہ کے علاوہ کسی کو' تو وہ لوگ برا کہیں گے اللہ کو۔''

سَبَبٌ ج اَسْبَابٌ (اسم ذات): ایسی رسّی جس سے درخت پر چڑھا اور اترا جاتا ہے۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے: (۱) رسّی (۲) بندھن' تعلقات (۳) ذریعہ' سامان۔ ﴿فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ﴾ (الحج:۱۵) ''تو اسے چاہیے کہ وہ تان لے کوئی رسّی آسمان کی طرف۔'' ﴿وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾﴾ (الکھف) ''اور ہم نے دیا اس کو ہر چیز میں سے بطور سامان کے''۔ ''تعلقات'' کے مفہوم کے لیے آیت زیرِ مطالعہ دیکھیں۔

**ترکیب**: ''تَبَرَّاَ'' کا فاعل ''الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا'' ہے' جبکہ ''مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا'' اس کا مفعول ہے۔ ''رَاَوْا'' کا فاعل اس میں شامل ''ھُمْ'' کی ضمیر ہے جو گزشتہ جملہ کے فاعل اور مفعول دونوں کے لیے ہے۔ ''الْعَذَابَ'' اس کا مفعول ہے۔ ''تَقَطَّعَتْ'' کا فاعل ''الْاَسْبَابُ'' ہے' اس پر لامِ جنس ہے۔ اور چونکہ یہ غیر عاقل کی جمع مکسر ہے اس لیے فعل

واحد مؤنث آیا ہے۔ یہاں قیامت کا ذکر ہے اس لیے ماضی کا ترجمہ مستقبل میں ہوگا۔

ترجمہ:

| | |
|---|---|
| اِذْ تَبَرَّاَ: جب اظہارِ بیزاری کریں گے | الَّذِیْنَ :وہ لوگ جن کی |
| اتُّبِعُوْا: پیروی کی گئی | مِنَ الَّذِیْنَ :ان لوگوں سے جنہوں نے |
| اتَّبَعُوْا :پیروی کی | وَرَاَوُا :اور وہ لوگ دیکھیں گے |
| الْعَذَابَ :عذاب کو | وَتَقَطَّعَتْ :اور کٹ جائیں گے |
| بِهِمُ: ان کے | الْاَسْبَابُ: سارے بندھن |

## آیت ۱۶۷

﴿وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ﴾

ك ر ر

كَرَّ (ن) كُرُوْرًا :لوٹنا' مڑنا۔

كَرًّا : لوٹانا' موڑنا۔

كَرَّةٌ : ایک مرتبہ لوٹنا یا لوٹایا جانا' یعنی دوسری باری' دوسری اننگ۔ آیت زیر مطالعہ

ح س ر

حَسَرَ (ض) حَسْرًا: تھکانا' غمگین کرنا۔

حَسِرَ (س) حَسَرًا: تھکنا' غمگین ہونا۔

حَسْرَةٌ ج حَسَرَاتٌ (اسم ذات): تأسف' حسرت۔ ﴿لِیَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ﴾ (آل عمران:١٥٦) ''تا کہ بنائے اللہ اس کو حسرت ان کے دلوں میں۔''

حَسِیْرٌ (فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت): غم زدہ' ناکام۔ ﴿یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ﴾ (الملك:٤) ''لوٹے گی تیری طرف نگاہ تھکی ہوئی اور وہ ناکام ہوگی''۔

مَحْسُوْرٌ (مَفْعُوْلٌ کے وزن پر صفت) : تھکایا ہوا' تھکا ہارا۔ ﴿فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا﴾ (بنی اسراء یل) ''کہ پھر تو بیٹھے ملامت زدہ تھکا ہارا ہوتے ہوئے۔''

اِسْتَحْسَرَ (استفعال) اِسْتِحْسَارًا: تھکاوٹ محسوس کرنا' سستی کرنا' کاہلی کرنا۔

﴿لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴾ (الانبیاء) ''وہ لوگ استکبار نہیں کرتے اس کی عبادت سے اور نہ ہی سستی کرتے ہیں۔''

**ترکیب** : ''لَوْ اَنَّ'' کا ''لَوْ'' تمنی ہے۔ ''کَرَّۃً'' مبتدأ مؤخر نکرہ ہے اور ''اَنَّ'' کا اسم ہونے کی وجہ سے نصب میں ہے۔ اس کی خبر محذوف ہے اور ''لَنَا'' قائم مقام خبر مقدم۔ ''فَنَتَبَرَّاَ'' میں مضارع منصوب آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس سے پہلے ''لام کَیْ'' یا ''لِاَنْ'' محذوف ہے۔ ''یُرِیْ'' کا فاعل ''اَللّٰہُ'' ہے' اس کا مفعول اوّل ''ھُمْ'' کی ضمیر ہے جو ''قَالَ الَّذِیْنَ'' کے لیے ہے جبکہ ''اَعْمَالَھُمْ'' اس کا مفعول ثانی ہے اور ''حَسَرٰتٍ'' حال ہونے کی وجہ سے نصب میں آیا ہے۔

ترجمہ:

| | |
|---|---|
| وَقَالَ : اور کہیں گے | الَّذِیْنَ : وہ لوگ جنہوں نے |
| اتَّبَعُوْا : پیروی کی | لَوْ اَنَّ: کاش کہ |
| لَنَا: ہمارے لیے ہوتی | کَرَّۃً: کوئی ایک اور باری |
| فَنَتَبَرَّاَ: تاکہ ہم اظہارِ بیزاری کرتے | مِنْھُمْ : ان سے |
| کَمَا : جیسے کہ | تَبَرَّءُوْا: انہوں نے اظہارِ بیزاری کیا |
| مِنَّا : ہم سے | کَذٰلِکَ : اس طرح |
| یُرِیْھِمُ : دکھائے گا اُن کو | اللّٰہُ : اللہ |
| اَعْمَالَھُمْ : ان کے اعمال | حَسَرٰتٍ: حسرتیں ہوتے ہوئے |
| عَلَیْھِمْ : ان پر | وَمَا ھُمْ : اور نہیں وہ لوگ |
| بِخٰرِجِیْنَ : نکلنے والے | مِنَ النَّارِ: آگ سے |

نوٹ (۱) : سورۃ البقرۃ کی آیت ۴۸ اور ۱۲۳ میں اصولی بات بیان کی گئی ہے کہ کوئی جان کسی جان کے کام نہیں آئے گی۔ اسی اصول کو دوسرے الفاظ میں پانچ مقامات پر اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ (الانعام:۱۶۴' بنی اسرائیل:۱۵' فاطر:۱۸' الزمر:۷' النجم:۳۸)۔ اس اصول کے ایک پہلو کا نقشہ آیت زیرِ مطالعہ اور اس سے پچھلی آیت میں کھینچا گیا ہے۔ جب کسی کا کوئی باہم مشورہ یا فتویٰ غلط ثابت ہوگا اور ان پر آنکھ بند کر کے عمل کرنے والوں کو پکڑا جائے گا یا کسی پیر صاحب کی غلطی پر ان کے مرید پکڑے جائیں گے' تو پھر اُس وقت کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔